سوال

(380) زکوٰۃ وصدقات کی رقم سے قاری صاحب کی تنخواہ

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک جماعت کے افراد تھوڑے اور مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ وہ اپنی مسجد میں قاری صاحب کی تنخواہ دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ جب کہ اس کے بغیر مسجد کی آبادی ممکن نہیں۔ کیا دوسرے قریبی گاؤں والے اپنی زکوٰۃ وصدقات میں سے مذکورہ قاری صاحب کی تنخواہ میں تعاون کر سکتے ہیں۔ یاد رہے مذکورہ بالا مسجد میں صرف مقامی بچے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ (سائل: عبدالستار خطی، سمبلہ خورد) (۷ا دسمبر ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

بچوں کو پڑھانے والے قاری صاحب کو زکوٰۃ وصدقات سے تنخواہ دی جا سکتی ہے۔ تعاون چاہے اہل قریہ سے ہو یا غیر سے، دونوں صورتیں یکساں ہیں۔ قرآن میں ہے:

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ... سورة البقرة ٢٧٣

اس آیت سے پہلے صدقات کا ذکر ہے۔ پھر فرمایا۔ یہ صدقات ان فقیروں کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بند ہیں۔ زمین میں سفر نہیں کر سکتے۔ یعنی تجارت وغیرہ نہیں کر سکتے۔ (کیونکہ سفر کرنے سے دین کا کام رک جاتا ہے) ویسے اصل یہ ہے کہ گاؤں میں ایک بیت المال ہو جس میں عشر، زکوٰۃ، قربانی کی کھالیں اور دیگر صدقات وخیرات جمع ہوں اور اس بیت المال سے تعلیم پر نہ کہ امامت پر اس کی کچھ تنخواہ مقرر کر دی جائے تو اس طریق سے لینا شرعاً درست ہے، کیوں کہ یہ اجرت تعلیم ہے نہ کہ اجرتِ امامت۔ (ملخصاً فتاویٰ اہل حدیث)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 317